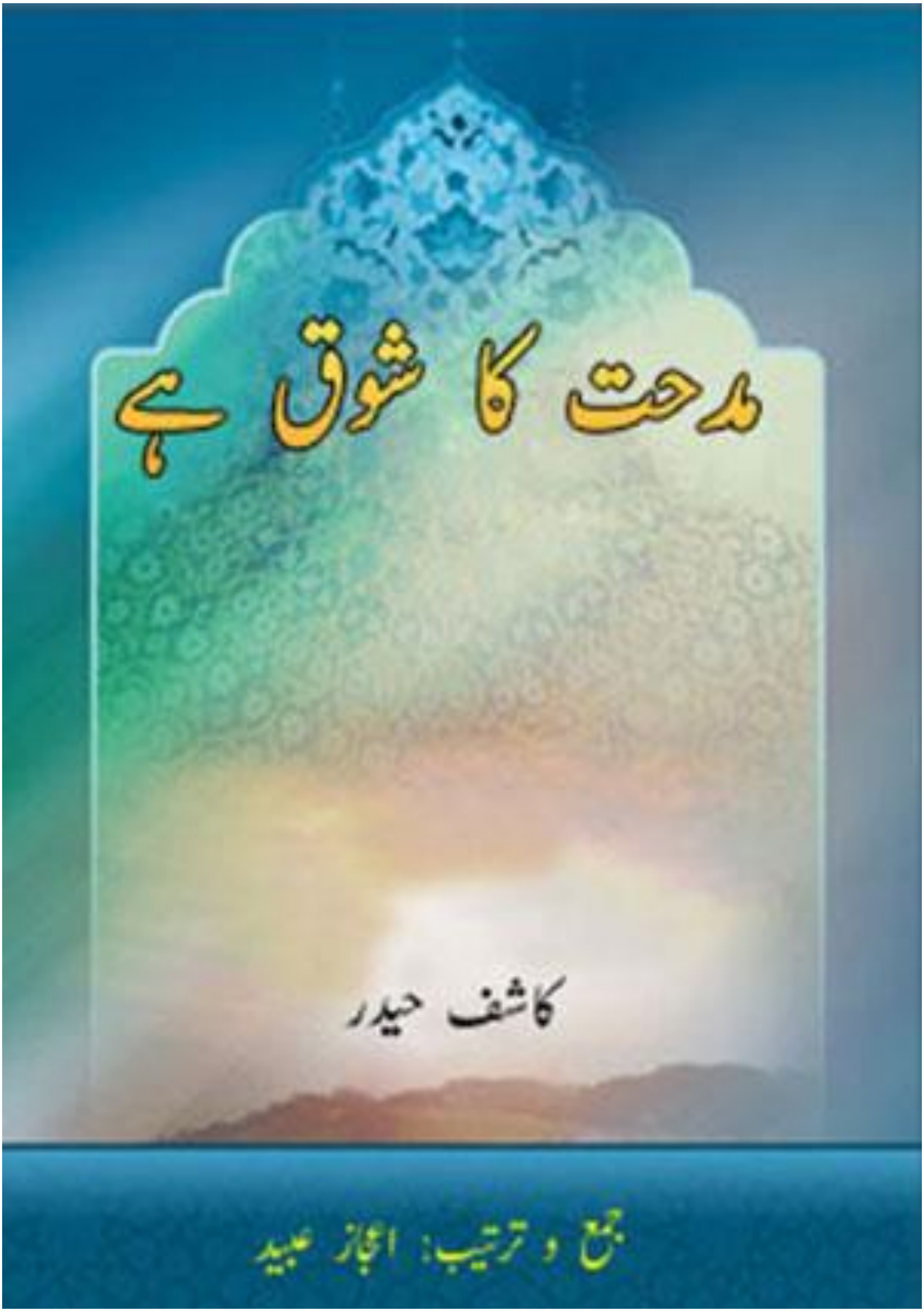
مدحت کا شوق ہے
کاشف حیدر
جمع و ترتیب: اعجاز عبید

یہ کتاب برقی شکل میں نشرہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں تنظیم ہوئی ہے

مدحت کا شوق ہے

کاشف حیدر

ماخذ: اردو کی برقی کتاب

تدوین اور ای بک کی تشکیل: اعجاز عبید

نبیؐ کی اس قدر مجھ پہ ہوئی رحمت مدینے میں

نبیؐ کی اس قدر مجھ پہ ہوئی رحمت مدینے میں
مجھے تو مل گئی یارو مری جنت مدینے میں

٭

پلک بھی کب جھپکتی ہے، کھڑا ہوں در پہ مولا کے
گئی جانے کہاں سونے کی وہ عادت، مدینے میں

٭

جو سر سجدے میں رکھا پھر کہاں خود سے اٹھا پایا
مجھے سجدے میں روکے ہے کوئی طاقت مدینے میں

٭

نوازا ہے بہت اب اپنے در پر بھی بلا لیجئے
مری بڑھ جائے گی کچھ اور بھی قامت مدینے میں

٭

مدینے کے مسافر مجھ پہ بس اتنا کرم کرنا
ذرا سا ذکر کر دینا مری بابت مدینے میں

٭

یہاں ہے خواہش شہرت بھی، جنت کی طلب بھی ہے
نہیں ہوتی کوئی خواہش کوئی حاجت مدینے میں

٭

مدینے کی زمیں پہ پاؤں رکھوں ، دم نکل جائے
چمک جائے گی بس پھر تو مری قسمت مدینے میں

٭

نہیں ہے حرمت آل نبی جس دل میں بھی کاشف
کہاں مل پائے گی اس کو کوئی عزت مدینے میں

٭٭٭

روکنے پائے نہ خنجر بھی زبان انقلاب

روکنے پائے نہ خنجر بھی زبان انقلاب
دار سے ہم دے کے آئے ہیں اذان انقلاب

*

غیر ممکن ہے کہ بھٹکیں رہروان انقلاب
ہر قدم سجاد کا ہے اک نشان انقلاب

*

اے حسین ابن علی تو ہی ہے جان انقلاب
بن ترے ہو ہی نہیں سکتا بیان انقلاب

*

تیر جیسے ہی چلایا ظلم رونے لگ گیا
تیر کھا کر مسکرایا شادمان انقلاب

*

سر کو سجدے میں کٹا کر کربلا کی خاک پر
کون تھا جس نے تراشا آسمان انقلاب

*

کربلا کو تقویت زینب کے خطبوں سے ملی
ورنہ رہ جاتی ادھوری داستان انقلاب

*

موت سے یہ ماتمی ڈرتے نہیں ہیں ظالمو
رک نہ پائے گا کبھی بھی کاروان انقلاب

* * *

اے مرے مولا ترے غم کی نشانی دیکھ کر

اے مرے مولا ترے غم کی نشانی دیکھ کر
آہ اک دل سے نکل جاتی ہے پانی دیکھ کر

*

رکھ دیا اس کو حصار بازوئے عباس میں
شاہ دیں نے دین حق کی بے امانی دیکھ کر

*

زینبِ دلگیر کا خطبہ سنو گے کس طرح
ڈر گئے بے شیر کی تم بے زبانی دیکھ کر

*

قبر میں میری بھی کاشف آئے تھے منکر نکیر
رو دیئے خود بھی مری آنکھوں میں پانی دیکھ کر

* * *

قریب مرگ تھا آئی علی علی کی صدا

قریب مرگ تھا آئی علی علی کی صدا
حیات ساتھ میں لائی علی علی کی صدا

*

دعائیں ماں کے لئے کیں بہت سر محشر
وہاں پہ کام جو آئی علی علی کی صدا

*

میں مرگیا تو مری قبر میں بھی گونج اٹھی
کچھ ایسی دل میں سمائی علی علی کی صدا

*

گھرے ہوئے ہو مصیبت میں دل جلاتے ہو
ذرا لگاؤں تو بھائی علی علی کی صدا

*

جو پائی باپ سے ورثے میں دی ہے بچوں کو
انہیں بھی میں نے سکھائی علی علی کی صدا

*

وہیں سے جھولیاں بھر کر چلا ہوں میں کاشف
جہاں بھی میں نے لگائی علی علی کی صدا

* * *

باغ حیدر کے مقابل کون ٹھہرا سر سمیت

باغ حیدر کے مقابل کون ٹھہرا سر سمیت
ہو گیا منظر سے غائب اپنے پس منظر سمیت

*

وہ تو غیض مرتضیٰ پر رحم غالب آگیا
ورنہ اے جبریل کٹ جاتی زمیں شہپر سمیت

*

پہلے سر انتر کا کاٹا پھر کیا مرحب پہ وار
لاش مرحب کی گری لیکن سر انتر سمیت

*

ہاتھ میں اک پھول تتلی پھول سے لپٹی ہوئی
تھا یونہی اک ہاتھ میں خیبر کا در لشکر سمیت

*

وہ تو قنبر نے مہار اونٹوں کی فورا چھوڑ دی
ورنہ کہہ دیتے علی لے جا انہیں قنبر سمیت

*

پنجتن کے نام جن کے بادبانوں پر نہ ہوں
ڈوب جائیں گی وہ ساری کشتیاں لنگر سمیت

*

عشق کے آداب کوئی حر سے سیکھے اے سروش
ڈال دیں قدموں میں شہہ کے دولتیں دل سر سمیت

* * *

ہم کو جو اہل بیت کی مدحت کا شوق ہے

ہم کو جو اہل بیت کی مدحت کا شوق ہے
دنیا میں باغبانی جنت کا شوق ہے

*

ذکر علی سے روحوں کی تطہیر بھی کریں
جن کو فقط بدن کی طہارت کا شوق ہے

*

میثم ثنا کے شوق میں پہنچے ہیں دار پر
یہ شوق بھی عجیب قیامت کا شوق ہے

*

عشق علی نے کر دیا یوں ہم کو بے نیاز
دوزخ کا ڈر ہے اور نہ جنت کا شوق ہے

* * *

دین حق مشکل میں جو پایا گیا

دین حق مشکل میں جو پایا گیا
فاطمہ کے لعل کو لایا گیا

*

دیکھ کر عباس کو کہتی تھی فوج
جو بھی اس کے سامنے آیا گیا

*

ثانی زہرا نے چادر ڈال دی
دین حق کے سر سے جو سایا گیا

*

پیس کر چکی کمایا عمر بھر
ایک دن میں سارا سرمایہ گیا

*

ریت نم کی آنسوؤں سے شاہ نے
پھر علی اصغر کو دفنایا گیا

*

کیا مری ہمت کہ خود سے لکھ سکوں
میں نے وہ لکھا جو لکھوایا گیا

* * *

علیؑ کے ذکر سے شمس و قمر چمکتے ہیں

علیؑ کے ذکر سے شمس و قمر چمکتے ہیں
اسی طرح سے مرے بام و در چمکتے ہیں

*

کچھ اس طرح سے ہے فطرت ہر اک مک سے جدا
ہیں سب کے پاس مگر اس کے پر چمکتے ہیں

*

درِ علیؑ پہ جو آیا اسے ملی عزت
یہ ایسا در ہے جہاں سب ہنر چمکتے ہیں

*

کبھی جو محفلِ حیدرؑ کروں میں اپنے گھر
ستارے آ کے مرے بام پر چمکتے ہیں

*

سجا ہو جن میں عزا خانہ شہہ والا
اندھیرا کتنا ہو کاشف وہ گھر چمکتے ہیں

* * *

اوج انسانی کو پانا چاہئیے

اوج انسانی کو پانا چاہئیے
کربلا کی سمت جانا چاہئیے

*

آگیا ہوں مجلس شبیر میں
خلد جانے کا بہانہ چاہئیے

*

کربلا جا کر سفر ہوگا تمام
زندگی کو اب ٹھکانہ چاہئیے

*

دیکھ کر عباس کو اک غل اٹھا
کیسے دریا کو بچانا چاہئیے

*

سر جھکا کر کربلا کی خاک پر
اپنی قسمت خود بنانا چاہئیے

*

ہو گی سنوائی در شبیر پر
حال دل جا کر سنانا چاہئیے

*

جب خدا کی نعمتوں کی بات ہو
کربلا کا ذکر آنا چاہئیے

*

زندگی مل جائے گی کاشف تجھے
شہ کے غم میں مر ہی جانا چاہئیے

* * *

ذوالفقار ہوں میں

چلو جو میں تو زمانے پہ خوف چھاتا ہے
وہ بچ نہ پائے گا جو میری زد میں آتا ہے
علیٰ کا غیض جو مجھ کو کبھی چلاتا ہے

* *

میں کاٹتی ہوں بس اک وار میں ہی سب لشکر
ہاں ذوالفقار ہوں میں ہاں ذوالفقار ہوں میں

* *

بقائے حق کیلئے مرضی خدا کیلئے
اٹھی ہوں میں تو فقط دین کی بقا کیلئے
خدا نے مجھ کو بنایا ہے مرتضیٰ کیلئے

*

چلا سکے گا مجھے صرف بازوَئے حیدرؑ
ہاں ذوالفقار ہوں میں ہاں ذوالفقار ہوں میں

* *

کہاں وہ ڈھال جہاں میں جو میری مار سہے
جری کہاں کوئی ایسا جو میرا وار سہے
جو میرے سامنے آئے وہ صرف ہار سہے

*

یقیں نہیں ہے تو بتلائے گا تمھیں انتر
ہاں ذوالفقار ہوں میں ہاں ذوالفقار ہوں میں

* *

میں پل میں جنگ کا نقشہ بدل بھی سکتی ہوں
میں دشمنوں کی صفوں کو نگل بھی سکتی ہوں
میں کوئی موت نہیں ہوں جو ٹل بھی سکتی ہوں

*

نہ بھاگ پائے گا مجھ سے کوئی عدو بچ کر
ہاں ذوالفقار ہوں میں ہاں ذوالفقار ہوں میں

**

دیار کفر پہ اب بھی مری وہ ہیبت ہے
میں چپ رہی ہوں جو اب تک مری شرافت ہے
امام عصر کی درکار بس اجازت ہے

*

میں یاد تم کو کراؤں گی خندق و خیبر
ہاں ذوالفقار ہوں میں ہاں ذوالفقار ہوں میں

**

مرے علیؑ نے دلایا ہے وہ وقار مجھے
اے مومنو ہے یہی آج انتظار مجھے
امامِ وقت اٹھائیں پھر ایک بار مجھے

*

یزیدیت سے میں کاشف لوں انتقام آ کر
ہاں ذوالفقار ہوں میں ہاں ذوالفقار ہوں میں

***

متفرقات

جب تری رہ گزر پہ آنے لگے راہبر راہ سے ہٹانے لگے
وار دشمن کے سب گئے خالی دوستوں کے سبھی نشانے لگے

*

میں نے پوچھا کوئی نئی تازہ حال میرا مجھے سنانے لگے
تجھ کو سوچا تو سادے کاغذ پر کچھ خیالات مسکرانے لگے

*

دل ترا غم بھلا چکا جاناں یہ الگ بات ہے زمانے لگے
تھے یہ تازہ رفاقتوں کے سبب زخم لیکن بہت پرانے لگے

بن نہ پائے جو تم ہنسی لب کی آنسوؤں میں ہی جھلملانے لگے
خود کو مجھ سے کروگے پھر بدظن تم مجھے پھر سے آزمانے لگے

* * *

تبدیلی

چلو ایسا کریں ہم اپنی بنیادیں بدلتے ہیں
جہاں پر تم کھڑی ہو اب وہاں پر میں کھڑا ہوں گا

*

مرے الفاظ تم لے لو مری سوچیں بھی تم لے لو
مجھے اپنی نگاہیں دو مجھے انداز اپنا دو

*

چلو ایسا کریں ہم اپنی بنیادیں بدلتے ہیں
چلو اب یوں کرو تم موسموں کے رنگ کو سمجھو

*

بہاروں کو خزاں جانو خزاں کو خوشنما دیکھو
اور اب میں یوں کروں گا تتلیوں کا بھیس دھاروں گا

*

ہر اک ڈالی پہ بیٹھوں گا ہزاروں رنگ بدلوں گا
چلو ایسا کریں ہم اپنی بنیادیں بدلتے ہیں

*

چلو اب یوں کریں جب بھی وفا پہ بحث چھڑ جائے
تو میں اس کو فقط دیوانگی کا نام دے دونگا

*

مجھے معلوم ہے اس بحث لا معنی کے آخر میں
ترے چہرے کا جاناں رنگ فق ہوگا

*

مگر اک بات تم سن لو کہ
اب کے بے وفائی میرا حق ہوگا

* * *

جانے سے بدلتا نہیں منظر تو مجھے کیا

جانے سے بدلتا نہیں منظر تو مجھے کیا
وہ یاد مجھے کرتا ہے اکثر تو مجھے کیا

*

میں جیسا ہوں ایسا ہی مجھے ہونا تھا صاحب
کچھ لوگ اگر مجھ سے ہیں بہتر تو مجھے کیا

*

تسکین مجھے دیتے ہیں اشعار یہ میرے
کھلتے نہیں تم پر مرے جوہر تو مجھے کیا

*

جب گھر سے میں نکلا تو کسی نے نہیں روکا
اب لاکھ بلاتا ہے مرا گھر تو مجھے کیا

*

میں عشق کروں گا کہ مرے خوں میں ہے شامل
وہ شخص نہیں میرا مقدر تو مجھے کیا

*

دشمن ہے تو دشمن کی نظر سے اسے دیکھوں
وہ روز ملا کرتا ہے ہنس کر تو مجھے کیا

*

کس واسطے رکھی ہے طلب پیاس کی مجھ میں
مٹی سے بنایا مرا پیکر تو مجھے کیا

*

کاشف مجھے اک گھونٹ نے بے خود کیا ایسا
اب لاکھ پلاتے رہو ساغر تو مجھے کیا

* * *

چپ چاپ کھڑا تھا میں بلاتے رہے رستے

چپ چاپ کھڑا تھا میں بلاتے رہے رستے
بستی سے مری، شہر کو جاتے رہے رستے

*

ہم اہلِ جنوں ہیں ہمیں منزل سے غرض کیا
ہم چلتے رہے ہمکو چلاتے رہے رستے

*

صدیوں سے مسافر کوئی آیا نہ گیا ہے
ہم کس کیلئے روز سجاتے رہے رستے

*

آنگن ہی میں بن جائے گی لوگوں کی گذرگاہ
وسعت میں جو شہروں کی سماتے رہے رستے

*

جو کر گئے ویران مرے شہر کی گلیاں
ان لوگوں کا احوال سناتے رہے رستے

*

بے مہر زمانے تری پتھریلی زمیں پر
ہم اہلِ وفا روز بناتے رہے رستے

*

یادوں نے تری پاؤں جکڑ رکھے تھے پھر بھی
چلنے کا ہنر مجھ کو سکھاتے رہے رستے

*

کاشف مری بستی کے یہ رہبر بھی عجب ہیں
خود چلتے رہے ہم سے چھپاتے رہے رستے

* * *

ماخذ: کتاب چہرہ
تدوین اور ای بک کی تشکیل: اعجاز عبید

فہرست

نبیؐ کی اس قدر مجھ پہ ہوئی رحمت مدینے میں ۴
روکنے پائے نہ خنجر بھی زبان انقلاب ۶
اے مرے مولا ترے غم کی نشانی دیکھ کر ۷
قریب مرگ تھا آئی علی علی کی صدا ۸
باغ حیدر کے مقابل کون ٹھہرا سر سمیت ۹
ہم کو جو اہل بیت کی مدحت کا شوق ہے ۱۰
دین حق مشکل میں جو پایا گیا ۱۱
علیؑ کے ذکر سے شمس و قمر چمکتے ہیں ۱۲
اوج انسانی کو پانا چاہئیے ۱۳
ذوالفقار ہوں میں ۱۵
متفرقات ۱۷
تبدیلی ۱۸
جانے سے بدلتا نہیں منظر تو مجھے کیا ۲۰
چپ چاپ کھڑا تھا میں بلاتے رہے رستے ۲۲